[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] حسین [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] العلما [illegible] کا بیان [illegible]

[illegible] اسلام سے پیدا ہو کر ہندوستان میں [illegible]

اور [illegible] میں سکونت اختیار کر لینے سے مسلمانوں کی عا[illegible]

میں ہوا ہے عرض حال بجناب سرور کائنات علیہ

و فضل الصلوات و اکمل التحیات

اسکو

[illegible]

[illegible] کی اجازت سے

[illegible]

[illegible] ناول اور [illegible] کتابیں [illegible]

(مصور [illegible] ناولوں [illegible])

[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible]

اسلامی تاریخی ناول

([illegible])

[illegible]

ناولوں کی تفصیل یہ ہے

[illegible]	(۱۳) [illegible] جنگ کی شام
[illegible]	(۱۴) [illegible] افکار
[illegible]	(۱۵) دریا کی طغیانی
[illegible]	(۱۶) [illegible] کی شہزادی
[illegible]	(۱۷) [illegible]
[illegible]	(۱۸) [illegible]
[illegible]	(۱۹) [illegible]
[illegible]	(۲۰) [illegible]
[illegible]	(۲۱) [illegible]
[illegible]	(۲۲) [illegible]
[illegible]	(۲۳) [illegible]

پچیس [illegible] کے ناول

(ایک روپیہ میں)

[illegible]

(۱) [illegible]	(۱۲) [illegible]
(۲) [illegible]	(۱۳) [illegible]
(۳) [illegible]	(۱۴) [illegible]
(۴) [illegible]	(۱۵) [illegible]
(۵) [illegible]	(۱۶) [illegible]
(۶) [illegible]	(۱۷) [illegible]
(۷) [illegible]	(۱۸) [illegible]
(۸) [illegible]	(۱۹) [illegible]
(۹) [illegible]	(۲۰) [illegible]
(۱۰) [illegible]	(۲۱) [illegible]
(۱۱) [illegible]	(۲۲) [illegible]

M A LIBRARY, A M U.
U35467

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۵۴۶۷

شکوہ ہند

بند اوّل

رخصت اے ہندوستاں اے بوستان بیخزاں
رہ چکے تیرے بہت دن ہم بدیسی میہماں

آج گو شکوے ہیں لبریز ہم اے خاک ہند
ہیں مگر احسان اگلے تیرے سب خاطر نشاں

تو نے بیگانوں کی خاطر یگانوں سے سوا
میہماں تھے پر بنایا تو نے ہم کو میزباں

تیرے باغوں کی فضا نے دئیے دل سے بھلا
شعب بوّان و سمرقند و دمشق و اصفہاں

فصل گل میں دیکھ کر جوبن [illegible] نیل اور فرات
تیرے گنگا جل نے جب ترکئے کام و زباں

تیرے سرچوں پہاڑوں نے دیا [illegible] ہمیسے جدا
[illegible] اور [illegible] نغمے کا سماں

دعوتیں بھولیں سمرقندی و شیرازی تمام
اسقدر الوان نعمت کے لگائے تو نے خواں

نقش ہیں دل پر ہمارے سب مدارائیں تری
ہم نہ بھولیں گے کبھی دن تیرے اور راتیں تری

بند دوم

تھی ہماری قوم و ملت رسم و عادت سب جدا
رشتہ و پیوند کوئی ہم میں اور تجھ میں نہ تھا

بول چال اپنی الگ تھی اور زباں تیری الگ
تجھ سے ہم تھے اجنبی اور ہمسے تو نا آشنا

ہم میں اے ہندوستاں گو پورے جنسیت نہ تھی
تو نے لیکن اپنی آنکھوں پر لیا ہم کو بٹھا

سونپی مہر دولت ہم کو اور طبل و نشاں
تو نے بخشے قصر و ایواں ہم کو اور رتبا [illegible]

ثروت دی حکومت دی ریاست دی ہمیں
شکر کس کس مہربانی کا کریں تیری ادا

جلد ہی لیکن نہ آخر تک یہ خاطر داریاں
جو دیا تھا تو نے وہ آخر کو پر تو نے سب رکھوا لیا

[illegible] اپنے مال کا تو ہر طرح تھا اختیار
جس سے چاہا لے لیا اور جسکو چاہا دیدیا

الٹا کھینچ لیں اپنی اسی دم اٹھکے گدی سے زباں
بھول کر بھی گر زباں پر اسکا آ جائے گلا

پر گلا یہ ہے کہ جو کچھ اپنا ہم لائے تھے ساتھ
وہ بھی تو نے ہمسے لیکر کر دیا بالکل گدا

آدمیت کے تھے جو ہر جو ہماری ذات میں
خاک میں آخر دئے اے ہند سب تو نے ملا

یاد ہو گا تجھکو جب یہاں آئے تھے ہم کس شان سے
تجھ کو سوگند اپنے ست جگ کی بتا ایماں سے

بند سوم

(۱۴) [illegible]
(۱۵) دریا کی طغیانی
(۱۶) [illegible] کی شہزادی
(۱۷) نادر دل [illegible]

(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]

[illegible] کاری و حرب و جدال رکھتے تھے ہم
[illegible] بانی فصاحت ہم میں تھی

[illegible] جہالت ہم میں تھی

عزت و غیرت بھی دلیل اپنی شرافت کی مثال
جھینپتی ہے جس سے دولت وہ شرافت ہم میں تھی

تاج تھا سر کا استغنا اپنا توکل تھا [illegible]
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی عادت ہم میں تھی

آہ تو مشققت سے نہ مزدوری کی عار   جو بزرگی تھی شفقت کی بدولت ہم میں تھی
شتربانی سے پہنچے تھے جہانبانی تلک   اسلیئے باقی شتربانوں کی خصلت ہم میں تھی
جو نشان اقبالمندی کے تھے وہ سب ہم میں تھے   حب دینی ہم میں تھا قومی مودت ہم میں تھی
گھر سمایہ تصدق مہمانوں پہ تھے   تیری مہمان نوازی و ضیافت ہم میں تھی
آف نہ تھے ہم تیری ای ہندوستاں   احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم میں تھی

چھین لی سب ہم سے کیا شان عرب آئین عجم
تو نے اے غارتگر اقوام و اکال الامم

بند چہارم

آہ تھے اے ہند جہاں ایسے ہی ہم خوار و زار   ہی عرب کو جنسے ننگ اور ہی عجم کو جن سے عار
ہم انہیں اسلاف کے معلوم ہوتے ہیں خلف   جنکی تھی محکوم نسل رستم و اسفندیار
ہم انہیں باپوں کے بیٹے تجھکو آتے ہیں نظر   جنکی جولانگاہ تھی تاتار سے تا زنجبار
ہیں ہمیں اے آریا ورت ان سواروں کے سپوت   جنکی دوڑوں سے ہیں واقف تیرے دشت اور کوہسار
ہم سدا سے خاکسار ایسے ہی تھے اے خاک ہند   اڑتی پھرتی تھی زمانے میں یہی مشت غبار
تجھیں یہی کل ہماری تھا یہی رنگ اور روپ   تھی یہی سیرت ہماری تھا یہی اپنا شعار
گر سلف دیکھیں ہمارے زندہ ہو کر اب ہمیں   آئے نسبت اور قرابت سے ہماری انکو عار
ہم نہیں تو نے بدل ڈالا ہے سچ کر دین و تن   آبرو تو نے ڈبو دی کھو دیا تو نے وقار
کر دیا شیروں کو تو نے گوسفند اے خاک ہند   جو شکار افگن تھے آکر ہو گئے یہاں خود شکار
ٹھیک تھیں یہ سب تجھی سی ہمکو آتی نہیں ابلہ   آکے تھے یہاں جنکا اپنا چھوڑ کر بالکل دیا

تھا یقیں ہم کو کہ پر شائستہ رفتہ رفتہ آئیگی
ہمکو تو اے خاک ہند آخر یوں نہیں کھا جائیگی

بند پنجم

تکتے ہیں اب بھی آنکھوں سے صبح و شام ہم
جو دیا راتوں کا سمجھے تھے تری انجام ہم
توڑ ڈالے جلد تو نے عہد اور پیمان سب
بے وفا سنتے تھے سچ اے ہند تیرا نام ہم
دیدۂ بیکس تہا سی جو یہاں نہیں رہتا عزیز
سنتے ہیں دیوار و در سے تیرے یہ پیغام ہم
ہیچ جو دنیا میں ہیں وہ ہم پہ چھپ جاتے ہیں سب
کیا زمانہ میں ہمیشہ تھے یونہیں بڑہا
سب کو ہو جاتا ہے ناکامی کا پہلے ہی یقیں
اٹھتے ہیں کرنے کو جب ہمت کا کوئی
تو نے دیکھا تھا کبھی اسلامیوں کا حال یہ
کیا عرب سے لیکے نکلے تھے یہی اس
بس زیادہ پینے سے اپنے کیا حاصل تجھے
پس چکے اے آسیائے گردش ایام
شکوہ قسمت کا ہے جو یہاں کھینچکر لائی ہمیں
تجھ کو اے ہندوستاں کس منہ سے دیں الزام ہم
پھر گئی منہ سے تیری فوج یوناں جس طرح
کاش پھر جاتے یونہیں در سے ترے ناکام ہم
رہتے قانع اپنی محنت اور مزدوری پہ کاش
آکے یہاں پاتے نہ ذوق راحت و آرام ہم

دشمن اپنا ہو گیا سودائے مال و جاہ حیف
حرص نے طعمہ کی شیروں کو کیا روباہ حیف

بند ششم

وہ مسلمانوں کی ہر بازی بدی سبقت کیا ہوئی
وہ حجازی غیرت اور مکی حمیت کیا ہوئی
ہم مسلمانوں سے ہے اے ہند ننگ اسلام کو
تھا لقب خیر الامم جسکا وہ امت کیا ہوئی
جی کسی کی عزت افزائی سے خوش ہوتا نہیں
دل گواہی جسپہ دیتا تھا وہ عزت کیا ہوئی
دین و دولت علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں
حق نے پوری کی تھی جو ہمپر وہ نعمت کیا ہوئی
مال و دولت سلطنت اک آنی جانی چیز تھی
جو ہمیشہ رہنے والی تھی وہ دولت کیا ہے

قریہ قریہ تیرے علم و فضل سے معمور تھا
اب وہ اے اسلام تیری خیر و برکت کیا ہوئی
جس نے مغرب کو کیا مشرق وہ سورج کیا ہوا
جس سے گھر گھر بنگیا یوناں وہ حکمت کیا ہوئی
کوہ و دریا جنکے ہوتے تھے نہ ہرگز سدّ راہ
وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ عزیمت کیا ہوئی
کوئی مشکل ہمکو میداں سے ہٹا سکتی نہ تھی
وہ ثبات اور پائداری اور وہ ہمت کیا ہوئی
ہوگی اے ہندوستاں آمد ہماری تجھکو یاد
وہ مسلمانوں کی ہیبت اور وہ صورت کیا ہوئی

وہ بر و دوش اور وہ سینے پہلوانی کیا ہوئے
وہ قد و بالا وہ چہرے ارغوانی کیا ہوئے

بند ہفتم

جب تلک اے ہندوستاں ہندی نہ کہلاتے تھے ہم
کچھ ادائیں آپ اپنی سب سے جدا پاتے تھے ہم
اپنی خود کرتے تھے عزت گر نہ کرتا تھا کوئی
سر جھکا فرعون کے آگے نہ ہونڈراتے تھے ہم
حاجتیں ہوتی تھیں جو اپنی روا کرتے تھے آپ
ہاتھ آگے میر و سلطاں کے نہ پھیلاتے تھے ہم
تھے اُسے نعمای سلطانی سے بہتر جانتے
اپنی محنت سے اگر نانِ جویں کھاتے تھے ہم
تھے نہ کرگس اور زغن کی طرح ہم مردار خوار
تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کر لاتے تھے ہم
تھی اولوالعزمی و ہمت اپنی مفتاحِ ظفر
چار سو راہیں معیشت کی کھلی پاتے تھے ہم
جب کبھی جس کام کی خاطر جدھر منہ اٹھ گیا
پھر پلٹ کر وہاں سے خالی ہاتھ کم آتے تھے ہم
جی چراتے تھے نہ کاروبارِ عالم سے کبھی
اور خلافِ چرخ و دوراں سے نہ گھبراتے تھے ہم
اسپ تازی کی طرح تھی قوم تازی بھی غیور
جب کوئی بڑھتا تھا ہم سے نکلا جاتے تھے ہم
ہے حقیقت کو ہماری اک زمانہ جانتا
سرد ہو جاتے تھے سب جب قصد گرماتے تھے ہم

حال اپنا سخت عبرتناک تو نے کر دیا
آگ تھے اے ہند ہم کو خاک تو نے کر دیا

بند ششم

اک زمانے میں دل اپنا شادماں ہوتا نہ تھا
ساتھ دستر خوان پر گر میہماں ہوتا نہ تھا

کرتے تھے مہماں ہمارے ماحضر سر آنکھ پر
تنگدل مہماں سے کوئی میزباں ہوتا نہ تھا

کرتے تھے پیروی ہم سنت خلیل اللہ کی
عسرت اور تنگی میں بھی ملتا اپنا خواں نہ تھا

رکھتے تھے بچوں کو بھوکا اپنے مہماں کے لیے
خرچ سے مہماں کے سوا کھانا جہاں ہوتا نہ تھا

مسافر کے لیے ایک ایک گھر مہماں سرا
ہم کو کچھ غربت میں فکر آب و ناں ہوتا نہ تھا

مہمانوں کو تھے اپنے گھر کی برکت جانتے
ٹھہرنا مہماں کا برسوں گراں ہوتا نہ تھا

یہ جانتے تھے ہم کہ ہے اُس پر خدا نامہرباں
جو کہ ہمسایہ پہ اپنے مہرباں ہوتا نہ تھا

ہم پر اگر آفت میں ہمسایوں کے رہتے تھے سپر
دشمنوں سے اپنے انکو خوف جاں ہوتا نہ تھا

اپنے بچے کی جا جتنی کرتے تھے ہم انکی سدا
فرق ہوتا تھا انکا خلقت پر عیاں ہوتا نہ تھا

پیٹ بھر لیں اپنا اور ہمسایہ فاقہ سے رہے
اتفاق آگے یہ اپنے ہمسایوں میں ہوتا نہ تھا

یوں نہ ہمسایوں سے کرتی تھیں اگر تکرار بے زباں
تو نے اپنی بھی سکھا دیں ہمکو تنہا خود زباں

بند ہفتم

جس سے کرتے تھے محبت بیریا کرتے تھے ہم
جس سے ہوتی تھی شکایت برملا کرتے تھے ہم

شکوہ ہوتا تھا تو اکثر منہ پہ کہہ دیتے تھے ہم
شکر کرتے تھے تو غیبت میں سوا کرتے تھے ہم

دوست بن جاتے تھے جس سے انس کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم

جسکے ہو جاتے تھے ساتھی انکا ہم دیتے تھے ساتھ
رنج و راحت میں شریک ان کے رہا کرتے تھے ہم

کرتے تھے خدمت مریضوں کی انکے واسطے فکر شفا
انکی بیماری میں تدبیر اور دوا کرتے تھے ہم

کام میں یاروں کے اپنے کام سب دیتے تھے چھوڑ
اس میں تن و زر اور نازیں ٹھاٹھا کرتے تھے ہم
یار کوئی مر گیا اپنے سے بچھڑ جاتا تھا جب
یار کی اولاد پر جانیں فدا کرتے تھے ہم
سنتے تھے اپنے بزرگوں کا جن سے پیار اور اتحاد
ان کی نسلوں سے وہی رکھا یہاں ادا کرتے تھے ہم
دشمنوں کی زد میں دیتے تھے نہ آنے ہمکو دوستا
ٹوک دیتے تھے کہیں بے راہ جب خطا کرتے تھے ہم
آج وہ کام آ گئے اپنے کل ہم انکے آئے کام
بارہا باہم سلوک ایسا کیا کرتے تھے ہم

تو نے اے ہندوستاں کھو دیں کہاں وہ یاریاں
یاریاں ہم میں رہیں باقی نہ وہ غمخواریاں

بند دہم

تیرے سایہ سے رہے اے ہند جب تک شاد ہم
اپنی یکرنگی رہی ضرب المثل بین الامم
مل گیا جو ہم میں آکر پھر نہ تھے ہم پوچھتے
روم ہو یا ترک ایران ہے عرب ہے یا عجم
ملت بیضا نے قوموں کی مٹا دی تھی تمیز
تھے بلال و جعفر و سلمان برابر محترم
ایک رنگت میں اخوت کی تھی سب رنگے ہوئے
اسود و احمر تھے جو اسلام کے زیر علم
زنگی و خوارزمی و تاتاری و مازندری
ایک دستر خوان پر کھاتے تھے سب مل کر بہم
گو سدا آپس میں لڑتے اور جھگڑتے تھے مگر
وقت جب پڑتا تھا آکر ایک ہو جاتے تھے ہم
فرق رکھا تھا نہ دس میں کچھ اسلام نے
تھے برابر نفقہ و کسوت میں آقا اور خدم
حق خلیفہ کا نہ تھا اس میں رعیت سے سوا
جمع بیت المال میں ہوتی تھی جو آکر رقم
ٹوک دیتا تھا سر دربار بڑھ کر ایک غلام
گر کہیں بے راہ اٹھ جاتا تھا حاکم کا قدم
شوکت دنیا میں بسوا شوکت نہ تھی کوئی پسند
ملک جم لیکر نہ پاسوا آتا تھا اپنے پیرہم

صحبتوں میں تکیہ و مسند کا آئیں کچھ نہ تھا
مجلسوں میں امتیاز صدر و پائیں کچھ نہ تھا

بند یازدہم

راستبازی میں ہماری لوگ تھے بے نظیر — فرد تھے پاس سخن میں قوم کے برنا و پیر
دوست دشمن کو ہمارے قول پر تھا اعتماد — دے چکے جب ہم زباں پھر تھی وہ پتھر کی لکیر
کتنے شقی بھی ہم میں بداطوار بھی اوباش بھی — تھا سخن کا اپنے لیکن پاس سب کو ناگزیر
کوئی بدعہدی سے بڑھکر تھا نہ عیب انکے لئے — حق جنہیں کرتا تھا ہم میں ارث تاج و سریر
جیسے رہزن اور لٹیرے تھے ہمارے راستباز — پاسبانوں میں نہیں پاتے ہم آج انکی نظیر
دل میں کچھ ہو اور زباں پر کچھ یہ خاصیت نہ تھی — خاک میں اس سرزمیں کی جس سے تھا اپنا خمیر
جنگ سا آتی تو برملا آتی صلح تھی تو بے ریا — ہمکو زہر آتا نہ تھا دینا بنا کر جام شیر
منہ سے جو کہہ بیٹھتے تھے کر دکھاتے تھے وہی — ہے گرجکر پھر برستا جس طرح ابر مطیر
چھاؤں میں ہم چلکے تلواروں کی کہتے تھے حق — غالب آتا تھا نہ ہم پر خوف سلطان و امیر
پیر بنایا جب کہ تمنے ملجا و ماوے تجھے — راستبازی ہو گئی اے ہند ہے گوشہ گیر

کر دے تو نے تمام اسلام کے ارکان سست
ہو گئے بودے ہمارے عہد اور پیمان شکست

بند دوازدہم

شرق سے تا غرب جب عالم میں تھا قحط الرجال — تھی ہماری قوم میں ارزانیٔ اہل کمال
علم و حکمت نے ہماری آنکر لی تھی پناہ — روم اور یوناں پہ جب چھا گیا جہل ضلال
جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں گھاٹا یونہیں — جیسے اب لکھے پڑھے ملتے ہیں ہم میں خال خال
شیوہ استدلال - یا توجیہہ - یا تحقیق حق — تھی یہی اکثر ہماری مجلسوں میں قیل و قال
شرک میں وحشت رہی تھی اور نہ جہل اعراب میں — دین بھنانے دیا تھا آکے کانٹا سا نکال

علم بھی جاتا تھا جاتے تھے جہاں ہم ساتھ ساتھ
علم نے اسلام سے باندھا تھا پیمانِ وصال
سیم و زر کم چھوڑ کر جاتے تھے ہم میراث میں
تھی کتابیں اپنی بضاعت اور ادب تھا اپنا مال
خلق کرتی تھی ہماری ریس رسم و راہ میں
کر دیا تھا علم نے سب کے لئے ہم کو مثال
آج جس علم و ہنر سے ہیں جدا غافل بزمِ دہر
ہم نے بنیاد اُسکی دی تھی پیشتر دنیا میں ڈال
تھی ہماری دولت اے ہندوستاں فضل و ہنر
آ گیا تیری بدولت اپنی دولت کو زوال

ہم کو ہر جوہر سے یوں بالکل مُعرّا کر دیا
تو نے اے آب و ہوائے ہند یہ کیا کر دیا

بند سیزدہم

ہم نے یہ مانا کہ جب گلشن میں ہو فصلِ خزاں
سب چمن ہی چھیڑتی وہاں عہدِ گل کی داستاں
ہو خلف پر ابر جب چھایا ہوا ادبار کا
پھر سلف کی شان و شوکت کیجے کس منہ سے بیاں
ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی
بھول جائے رات کا سب صبح ہوتے ہی سماں
بزم کو برہم ہوئے مدت نہیں گزری بہت
اُٹھ رہا ہے گل سے شمعِ بزم کے اب تک دھواں
کہہ رہے ہیں نقشِ پائے رہرواں اے خاکِ ہند
یہاں سے گزرا ہے ابھی اک با تجمل کارواں
گو نہیں ہیں رفتہ رفتہ یاد ایامِ سلف
دل سے چھوڑیگی مٹا کر گردشِ دورِ زماں
بھول جائیں گے کہ تھے کن الیوں کے ہم شہر
لٹ کر آئے کہاں سے اور بکے آ کر کہاں
پر زمانہ میں ہیں گے تا قیامت یادگار
جو کیا برتاؤ تو نے ہم سے اے ہندوستاں
ماجرا ہوگا ہمارا عبرت اوروں کے لئے
پچھتا جائینگے بہت سنکر ہماری داستاں
مانتے ہیں جس طرح رہتا ہے سیارہ دور دور
دیکھکر ان [illegible] گراں

برکتیں یہاں چھوڑ کر ہم اپنی دنیا [illegible]
ہم نہ ہونگے پر [illegible] ہم سے پائیں گے [illegible]

عرض حال

بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اسکا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کے
وہ عرضۂ تیغ جہلا و سفہا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ درا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو جاہل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

یہاں راگ ہے دن رات تو واں رنگ شب و روز
یہ مجلس اعیاں ہے وہ بزم شرفا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق
بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے

شاہد ہے اگر دین تو علم اسکا ہے زیور
زیور ہے اگر علم تو مال اسکی جلا ہے
جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اُس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یہاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
جس قصر کا تھا سر بفلک گنبدِ اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے
بیڑا تھا نہ جو بادِ مخالف سے خبردار
جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اسکے ہوا ہے

وہ روشنیِ بام و درِ کشورِ اسلام
یاد آج تلک جسکی زمانے کو ضیا ہے
روشن نظر آتا نہیں وھاں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے
عشرتکدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اُس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے
چاؤش تھے للکارتے جن رہگزروں میں
دن رات بلند اُن میں فقیروں کی صدا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سربفلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کی اب روبقضا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حِکم کی
اب علم کا وھاں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج اُنکے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے
تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے
اب خوف ہے مدت سے دلوں میں نہ رجا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانہ کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
کی زیبِ بدن سب نے ہے پوشاکِ کتاں کی
اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے
درکار ہے یہاں معرکہ میں جوشن و خفتاں
اور دوش پہ یاروں کے وہی کہنہ ردا ہے
دریائے پُر آشوب ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھ کے گھڑناؤ پہ یہاں [illegible] ہے
ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی جہاں مفت
وھاں قافلہ سب [illegible]
یہاں لگتے ہیں [illegible]
اور [illegible]
[illegible] کشتی [illegible]
بیڑا یہ تباہی [illegible]
[illegible]
ڈوبا [illegible]

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
جب تو نے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے

صدمہ ترے دنداں کو ترے جن سے کہ پہنچا
کی اُن کے لئے تو نے بھلائی کی دعا ہے

کی تو نے خطا عفو ہے اُن کینہ کشوں کی
کھانے میں جنہوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری
منقول انہیں سے تری مدحت و ثنا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اعدا سے ہیں اپنے
اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے

کر حق سے دعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

اُمت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دلدادہ ترا ایک سے ایک اُن میں سوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے
وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے

ہر پیچش دہر مخالف میں ترا نام
ہتھیار جوانوں کا ہے پیروں کا عصا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی
وہ خاک ہمارے لئے دارو ئے شفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری اُمت کا رہا ہے

جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت
کعبہ سے کشش اُسکی ہر اک دل میں سوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ
اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزت کا سدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذلت سے ہماری
اُمت تری ہر حال میں راضی برضا ہے

عزت کی بہت دیکھ لیں دنیا میں بہاریں
اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلت میں مزا ہے

ہاں حالیِ گستاخ نہ بڑھ حدِ ادب سے
باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہے

[illegible]
ہے یاں جنبشِ لب خارج از آہنگ خطا ہے

۳۵۴۶۶

[illegible] قیمت [illegible]

ترکی کے ایک [illegible] ناول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ناول [illegible]
[illegible] اور [illegible] میں اردو زبان کا
[illegible] کیا ہے

پچیس عاشقانہ ناول

(ایک روپیہ میں)

[illegible] (ناز و نیاز) ہے ان ناولوں میں عشق و محبت کے
[illegible] یہ ناول نہایت زیادہ دلکش
اور [illegible] عاشقوں کی [illegible]
داستانیں [illegible] اگر آپ [illegible]
[illegible]

ناولوں کے نام تفصیل ذیل ہیں

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]
(۷) [illegible]
(۸) [illegible]
(۹) [illegible]
(۱۰) [illegible]
(۱۱) دشمن کا خواب
(۱۲) [illegible]
(۱۳) [illegible] کا [illegible]
(۱۴) [illegible] پھول
(۱۵) [illegible]
(۱۶) [illegible]
(۱۷) [illegible]
(۱۸) [illegible]
(۱۹) [illegible]
(۲۰) [illegible]
(۲۱) [illegible] کشمیری
(۲۲) [illegible]
(۲۳) [illegible]
(۲۴) [illegible] بال
(۲۵) [illegible]

جوش [illegible] قیمت ۵

[illegible] ایک حیرت انگیز [illegible] اسلام کی [illegible]
[illegible]

بہشت شداد قیمت ۸

ترکی کے ایک نامور ناول نویس [illegible] کے جادو نگار قلم کا
[illegible] حیرت انگیز تاریخی [illegible] اسلام
کی [illegible]
[illegible] کا مسلمان ہونا۔ اور [illegible] ساتھ اس کا
نکاح ہو جانا بانی شداد کی بہشت [illegible] حالات
[illegible] ناول [illegible] پاکیزہ اخلاق [illegible]
یہ ناول ہر مسلمان کے مطالعہ کے قابل اور نہایت سے زیادہ دلچسپ
اور پرلطف ہے ۔

نئی دنیا کے اسرار قیمت [illegible]

انگریزی کے ایک نہایت ہی پرلطف اور پراسرار ناول کا بامحاورہ
اور معنی خیز ترجمہ مصنف نے اس ناول میں اپنی جادو نگاری
اور [illegible] کی ساری طاقت ختم کر دی۔ اس سے
شمالی امریکا کے [illegible] مقامات کے ایسے حیرت انگیز [illegible]
[illegible] ہیں کہ ناظرین [illegible] دنگ رہ جاتے ہیں [illegible]
[illegible] کی تعجب خیز چالاکیاں اور عیاریاں اور
ایک پراسرار [illegible] کے عجیب [illegible] حالات جو اس ناول
میں [illegible] گئے ہیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ انگریزی ناول
اردو میں بہت سے ترجمہ ہوئے ہیں۔ مگر ان ناولوں کا
کوئی ناول اس کی ہمسری نہیں کر سکتا [illegible]
کہ یہ ناول [illegible] ہے ۔

ترکی [illegible] قیمت ۳

ترکوں کے خوش [illegible] اور [illegible] کیا ہے اور انکے تیار
کرنے کی ترکیبیں۔ اس مضمون کی کوئی کتاب [illegible] سوا
اردو زبان میں نہیں ہے

مسدس [illegible] حالی قیمت [illegible]

[illegible] مولانا [illegible]
[illegible] حالی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ی محمد اسمعیل خاں رئیس دہلی۔ اس کتاب میں
پرورش کرنے کے وہ طریقے بیان کئے گئے ہیں
سے یورپ کے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں
انڈے مرغی سے بہت سے کام اٹھاتے ہیں۔
بعض انگریزوں کے ہیں اور بعض ہندوستانیوں کے
ی ایسی ہیں جن سے محض ناواقف ہیں اور اب
دہ مستعد [illegible] کا زمانہ ہے حاصل نہیں کر سکتے [illegible]
ل کرتے ہیں حالانکہ مرغیوں کا پالنا ایک ایسا کام ہے
سے سرمایہ سے شروع ہو سکتا ہے اور اگر اس کام کو
اس فن کی پوری واقفیت کے ساتھ کیا جاوے
ہزاروں روپیہ کا نفع ہو سکتا ہے انگریزی زبان میں
سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اردو میں صرف یہ
ہے جسکو مصنف نے انگریزی اور ہندی زبان کی
مدد سے تیار کیا ہے اور اپنے ذاتی تجربے بھی جا بجا
اس میں درج کر دئے ہیں۔ اس میں مرغیوں کی
کے خواص اور فوائد اُن کی قسمیں۔ انکی پرورش
کے قاعدے۔ ان کی غذائیں۔ انکی بیماریوں
دوا کرنے۔ انکی نسل لینے اور نسل کی حفاظت
سے بچا سکنے اور ان میں نر اور مادہ کی تمیز کرنے
گرمی سے محفوظ رکھنے۔ ان کو تجارت کے لئے
شیوں کو موذی جانوروں سے بچانے۔ انکے لئے
ان تیار کرنے۔ انڈوں کی نسبت یاد داشت
مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ ان مضامین کے
اب میں ان آلات کا بھی ذکر ہے جو انڈوں
بچے نکلوانے کے لئے زمانہ حال میں ایجاد
مضامین کی توضیح کے لئے بہت سی تصویریں
یں دی گئی ہیں قیمت صرف ۸ر

یات جاوید

محمد خاں مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علیگڈھ
مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی
ہے جسکی ایک مدت سے تمام ہندوستان
اور اسکے شائع ہونے کا ہر شخص منتظر تھا۔
سے بڑی ضخامت کی کتاب ہے۔ فاضل
ں کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔
سید مرحوم کی زندگی کے تمام واقعات اور

[illegible] کا رحمی [illegible]
کے ساتھ درج کیا ہے۔ اردو [illegible]
کی ترقی کے اسباب سرکاری [illegible] ملکی اور قومی
خدمات [illegible] سرسید کی [illegible] کا سیاسی
اور [illegible] اسباب [illegible]
ہوسکے سرسید کی [illegible] اوضاع [illegible]
اخلاق و فضائل اور [illegible] پر نہایت [illegible]
بحث کی ہے۔ آخر میں ایک مفصل فہرست اُن اسما
اور اعلام کی حروف تہجی کی ترتیب سے ہے جو اس کتاب
میں آئے ہیں۔ پھر چند ضمیمے ہیں۔ پہلا ضمیمہ [illegible]
کا نسب نامہ۔ دوسرے ضمیمہ میں [illegible]
کی فہرست [illegible]
جو [illegible]
جو سرسید کی زندگی میں [illegible] دوبارہ [illegible]
چھپا پانچویں ضمیمہ میں [illegible]
مضمون تفسیر القرآن کے [illegible] درج کیا ہے جو رسالہ
معارف میں شائع ہوا تھا۔ کتاب کے اول میں [illegible]
کتاب کی مفصل فہرست اور ایک [illegible]
سرسید مرحوم کی ہے جو ان کی سب سے آخری [illegible]
چھپائی لکھائی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کاغذ [illegible] لگایا گیا ہے
قیمت صرف [illegible] ہے۔

دیوان حالی

ہندوستان کے ملک الشعرا مولانا خواجہ الطاف حسین
حالی کا بے نظیر دیوان جس کے مقدمہ میں شاعری کی
ماہیت اور حقیقت پر دلچسپ اور مفصل بحث کی گئی ہے
پھر مولانا کے جدید طرز کے اشعار کا کامل مجموعہ شامل
کیا گیا ہے۔ یہ اردو میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ ضخامت
(۲۴۰) صفحے نہایت اعلیٰ چھپائی۔ عمدہ لکھائی نفیس
کاغذ۔ قیمت [illegible]

یادگار غالب

یعنی مرزا غالب مرحوم کی سوانح عمری اور اُن کی تصنیفات
نظم و نثر پر ریویو۔ مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی
ضخامت تقریباً ساڑھے چار سو صفحے [illegible]
عمدہ چھپائی [illegible] لکھائی [illegible]
مرحوم کی ایک نہایت پاکیزہ [illegible]
قیمت صرف [illegible]

CALL No. { ٨٩١٫٤٣٩١
حالی ش

ACC. No. ٣٥٠١١٢

AUTHOR حالی، خواجہ الطاف حسین

TITLE شکوۂ ہند

٣٥٠١١٢ حالی، خواجہ الطاف حسین
شکوۂ ہند

Date	Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.